تاریخ گهاٹ گنگاجی در میرزاپور
بازو می پول دیبی بندا جل باسنی که
راقم بنام کیشو سوامی لخت جگر کیشوراجه
بنا نهاده و به زایران و پوجاریان
و جمیع هنودان بار نهایت پسند افتاد

قطعه ایست

به بین به ساحل گنگا میان بند اجل	عجیب گهاٹ بنا یافته بجای عجیب
برای درشن و اشنان گشته آسایش	چه از برای تونگر چه از برای غریب
بنام کیشو سوامی نگر تو کیشو گهاٹ	تمام از گچ و سنگست با صفای عجیب

چو خواست بانی او بنسی راجه تاریخش
سروش غیب ندا ساخت زینه های عجیب

تاریخ آینه خانه کیشو راجه که بر بالاخانه
مکان انگریزی بکمال صفای و حیرت
انگیزی زینت افزا است

قطعه

عجایب خانهٔ آئینه ساختی — مزین شد ز شوق کیشور اجا
خرد حیران شد و خوش گفت تاریخ — زهی آئینه خانه زینت افزا
۱۲۰۱

مصرع تاریخ دیوانخانهٔ قدیم که پیشتر
سفالی بود من بعد و منزل پخته تیار شد

مصرع
خانهٔ باقی ز لطف ایزدی معمور باد
۹۰

قطعه تاریخ سالگرهٔ میمنت هم حضرت جهان پناه میر محبوب علیخان بهادر
نظام الملک آصفجاه خلد الله ملکه

چو سال سی و هم آغاز شد محبوب علیخان را — بلطف احمد اقدس بفضل ایزد اکرم
اگر پرسند یاران سال این جشن از تو ای تمنا — مبارک جشن این سالگره بادا بگو هر دم

قطعهٔ تاریخ خطاب سعادت علیخان بهادر فرزند مختار الملک بهادر
که از پیشگاه حضور پر نور بخطاب جدی غیور جنگ سرفراز و ممتاز گردید

آن سعادت مند فرزند خلف — مالک و مختار ملک هوش و هنگ
شد مخاطب از عنایات غیبی — با خطاب اعظم معلا و جنگ

دشمنان را گشته دل چون غنچه تنگ	ستان را همچو گل خاطر شگفت

خود بخود تاریخ گردید آشکار
شاه چون فرمود ای غیور جنگ
۱۳

مصرع تاریخ سرفرازی خطاب جنگی و دولائی به لایق علیخان بهادر عماد السلطنت از پیشگاه حضور پرنور که بطور بدیهه در عین دربار هنگام سرفرازی که راقم حاضر بود بخاطر گذشت مصرع

سرفرازی منیر الدوله سالار جنگ
۱۳۰

تمت

تمام شد

کتبه
سلامت الله تلمیذ حافظ محمد زرین رقم

بفضل خالق زمین و زمان

کتاب لاجواب در علم حساب مسمی بہ

تحفۂ حسابی

۱۳۰۷

من تصانیف جناب راجہ گردھاری پرشاد بہادر باقی

در مطبع خیرخواہ دکن واقع چہار مینار طبع شد

هو الباقی

بسم الله الرحمن الرحیم

لکھتی حمد خدای باقی — ہی جسکی سبب بقای باقی
گو حمد حساب سی ہی افزون — گو نعت شمار سی ہی بیرون
پھر پڑھتی سیاق کی یہ اشعار — آسان ہوتا ہی جس سی ہر کار
سب کام کی گُر بتاتی ہین ہم — زنہار نہین چھپاتی ہین ہم
گو اگلی بزرگون نی چھپائی — خاص اپنی عزیزون کو بتائی
ہم کرتی ہین دیکھو عام مشہور — تا رہوی جہان مین نام مشہور

نو کی عدد کی تعریف

نو بلاشک اشرف الاعداد ہی — ضرب اور تقسیم کی بنیاد ہی

نہو سب اعداد مین فایق ہی یہہ		نو دو نہ نام کے لایق ہی یہہ
پہلی نو دونی اٹہارا جب ہوا	۱۸	آٹہہ اور اک نو کا نو پہر ہو گیا
تینی یعنی جو ستائیس ہے	۲۷	سات اور دو نو گنو پہر کیا ہوے
ہو گیا نو چوگنی چہتیس جب	۳۶	چہہ سی مل کر تین گر نو کیا ہیت
دیکہو اب نو پنجی پیتالیس کو	۴۵	پانچ ہی اور چار پہر نو ہی گنو
لیا ہوی نو چہکی چوپن مہربان	۵۴	چار ہی اور پانچ نو ہی بیگمان
ضرب کہا نو ستی ترسٹ ہو گیا	۶۳	تین سی چہہ مل کے نو چہٹ ہو گیا
پہر جو نو اٹہی بہتر ہی رقم	۷۲	دو ہی اور سات کر دو نون بہم
نونی اکیاسی پہر کیا ہوے	۸۱	ایک ہی اور آٹہہ نو ہی ہو گئی
نو دہی نو دین نو کا نو رہا	۹۰	وحدت و کثرت کا مظہر بن گیا
یہہ صفت ہی خاص اسیکی واسطے		گو عدد ہین دوسری اس سی بڑے

اس صفت کو دوسرا کب پائگا

ضرب کہا کر اور کچہہ بن جائگا

ظاہر ہی کہ نو کا عدد جہان ضرب کہاتا ہی اکرا کای دہا کا ملاکر دیکہو تو

پھر نو ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ نو دونے اٹھارا آٹھہ اور ایک نو ہوے نو تی ستائیس کو بھی دیکھو سات اور دو نو ہوے اسے طرح جیسا کہ نظم مین بیان ہوا ہے ضرب کہا کر شمار مین بڑا آتا ہے دوسری عدد مین ایسا شمار کرنا چاہین تو نہو گا دیکھو سات دونی چودا تو چار اور ایک پانچ ہوے جاننا چاہیے کہ کہ یہ صفت دوسری عدد کے واسطے نہین ہے ایک شعبدے کا حساب رقم کرتا ہون تا صفت عدد نو کی اور بھی ظاہر ہووے پھر سب طرح کے حساب کے گو ربیان کرونگا۔

شعبدی کا حساب

شعبدی کا ایک لکھتا ہون حساب	چند سطرونمین عدد لکھو جناب
اسکی پھر سب ایک جا میزان دو	اور رقم میزان کی ان سب سی کہو
دیکھو پھر جو کچھہ عدد باقی رہے	ایک عدد جو چاہی اوسمین مار دو
بعد احاد عشرات کو اکیجا کرو	دو رسی مجکو سنا کر بول دو

مین کہون گا جو عدد ماری ہو تم ۴
جو عدد دکھدو گی تم کم یا زیاد
تو نکالون گا مین اوس سی پیشتر ۵

تین سطرین ہین
اوپر کی بیان کی موافق
جمع میزان سطرونکے
میزان احاد و عشرات کے

بس تمہاری عقل ہو جاویگی کم
اوسکی یہہ تدبیر ہی رکھہ لیجی یاد
بعد پہچانونگا تو تحمیل کر ۹

۸	۵	۴	۳
۲	۲	۱	۴
۲	۵	۱	۲
۱۲	۰	۶	۹
		۲	۴

باقی ۲۲

۱۶۰۴۷

۴ میزان باقی کی دو ہی کہہ دیا
۹ نکال ڈالا اپنی ذہن مین تو باقی
رہی دیا پانچ نو کی بہرتی ہم چار مین سمجہتا

یہہ خیال کیا گیا کہ چار کے عدد کو کاٹتا ہے سوال کرنی والا تعجب کیا کہ
کہ کیسا پہچانا یعنی سوال کرنی والا جمع اور میزان منہای کا عمل
کرکے چار کو مارکی ماری ہوی سوای دوسری احاد اور عشرات
کو گن کر بیان کیا کہ چودا ہین تو جواب دینی والا چودا مین ست نونکالا

اپنی ذہن مین تو رہی باقی پانچ تو نوکی تخمیں کو چار باقی رہی بس
کہہ دیا کہ چار ہمارا ری یہہ تعجب ہے کہ سوال کرنے والا دور بیٹھ کر
عمل کیا جواب دینے والا ماری ہوئے عدد کو پہچان لیا اسواسطے
اسکو شعبدی کا حساب کہتے ہین یہہ سب نوہی کے عدد کے
تماشی ہین یہہ عدد بڑی بڑی کام آتا ہے میزان منبی اسیکی بدولت
ہوتی ہے جواب بیان کرتا ہون ۔

طریقہ منبی میزان کا

ہوا کائی یاد ہاکا سیکڑا ہو یا ہزار
دیکھو پھر نو نو طرح کی بعد جو باقی رہے
اگلی میزانکی رقم کو بہی تو گنلی بس ہاہین

چہوڑ دو نو نو طرح دیکر کی تم وقت شمار
دو ہو یا ہو تین یا جو کچھہ عدد دیا باقی بچے
دو نو بعد طرح یکسان ہین تو کچھہ غلطی نہین

گو ریہ میزان تنبہی کا سمجھہ لو مہربان
نوکی مین تعریف کاکہی کرون لکہک تک بیان

منبی میزان اسواسطی اس کا نام رکھے ہین کہ اگر نائب سے نے کسی
جمع کے میزان لکھہ کر منیب کو تبایا تو منیب سے نے اسکو بلا دقت شمار

اکائی اور دہا کا اور سیکڑا اور ہزار کا بلا تفاوت کرتا گیا اور نو نو طرح دیتا گیا بعد طرح جو عدد بچا اسکو لکھہ لیا اور لگلے نائب سے کہ لکھی میزان کو بھی طرح دیکر دیکھہ لیا جب دونوں کی بعد باقی کے مطابقت عددی ہو گئی منیب سے نے کہدیا کہ میزان صحیح ہی اور اگر مطابقت نہ ہوے تو کہدیا میزان غلط ہے۔

مثال اعداد کی	مثال رقومات کی
۱۵۱	[illegible]
۲۱۶	
۸۱۵	[illegible]
۹۱۲	[illegible]
۳۴۵	[illegible]
۹۶۸	[illegible]
	[illegible]
۶۹۲	[illegible]
۳۴۴	[illegible]
۵۹۶	[illegible]
مقررہ میزان	مقررہ میزان
۴۸۲۱	[illegible]

؂ جو بعد طرح میزان اعداد کی باقی رہے

اسیکو مطابقت کہتی ہین

؂ جو بعد طرح جملہ میزانکے باقی رہین

جاننا چاہئے کہ نو نو طرح کرنیکے بعد منیب نے دیکھا کہ چھ بچی تو دیکھ لیا کہ اگلی میزانین بہی ایک اور دو تین اور آٹھہ گیا رہین جب گیارہ ہین تو نکھوی تو رہے دو اور چار رہی ہوگی منیب نی کہدیا صحیح ہے

طریقہ میزان متوالی کا اور اسکا گر

اگر اعداد متوالی کی میزان — تجہی منظور ہی تو سن ای جان
رقم کو آخری کی نصف کر دے — پہر اوسپر نصف کا اک نقطہ دہر دے
ہو اوسی آخر رقم سے ضرب جب — تو میزان ہی برابر جانچ دیکھو
نہین کچہہ حد لکھو چاہو جہان تک — یہی گر کام اوے گا بلاشک ؂

کرامت ہین یہ گرہای سیاقی
ذرا سوچو تو اپنی دل مین باقی

دوسری مثال

۱	۱
۲	۲
۳	۳
۴	۴
۵	۵
۶	۶
۷	۷
۸	۸
۹	۹
۱۰	۱۰
۱۱	۱۱
۱۲	۱۲
۱۳	۱۳
۱۴	۱۴
۱۵	۱۵
۱۶	۱۶
۱۷	۱۷
	۱۸
	۱۹
	۲۰
	۲۱
	۲۲
	۲۳
	۲۴
	۲۵

سترا کی نصف ہوے ۸ ½ ابراد کے

۹ نو ہوی نصف کا بڑہائی سے نو کو سترا مین ضرب دے کے ۱۵۳ میزان اب ہوے

۲۵ پچیس کے نصف ۱۲ ½ ابراد کے

۱۳ ہوئی تیرہ کو پچیس مین ضرب کر ۳۲۵ اب ہو گئی جو میزان ہر تین پچیس کی سو مطلب تھا ایک ... تھے پن تو جلنا چاہیے

اگر تیرا کو پچیس مین جو رقم آخری ہے ضرب دی تو تین سو پچیس
میزان پچیس تک کے ہوئی دوسرے مثل کے آخری رقم
۱۷ ستہ رہے اسی نصف کے تو ساڑہی آٹھہ ہوے اوسپر نصف کا
نقطہ بڑہائے تو نو ہوی نو کو سترا مین ضرب دے میزان
ایکسو ترپن صحیح ہو گئے بس یہی طریقہ میزان اعداد
متوالی کا ہے۔

طریقہ اور گور میزان مضاعف کا

اگر مضاعف کے سوا رقمین لکھو	اسکی پہر میزان کی حاجت نہین
اگر مضاعف آخری ہو جو رقم	بس وہ میزان ہی جو کردو ایکم

۱	۱
۲	۲
۴	۴
۸	۸
۱۶	۱۶
۳۲	۳۱ میزان
۶۴	
۱۲۷ میزان	

سولا دونی بتیس تہی ۳۱ ایک کم دی
چونسٹہ دونی ایکسو اٹھائیس ہوئے ہنسا ایک کم دی ایکسو ستائیس میزان

۲۱۲۸ ایک کم کردی ایکسو ستائیس ۱۲۷ الکم ورنہ تو صحیح ہی دقت ہوگی

الکم درنہ تو میزان صحیح ہی دقت ہوگی

دیکھو جہان ۲ رقمین ہیں تیق جو نسٹ کو مضاعف کردی ایکسو اٹھائیس

ہوئے ایک عدد کم کر دے ایکسو ستائیس میزان ہو گئی

اسیطرح جہان تک رقمین ہون میزان اس گور سے

دے دو۔

کرامت کے میزان کی حکمت یعنی جو بغیر میزان دی

میزان لکھہ سکتے ہین

ہندسی کی سطر ایک لکھتی ہین ہم	تم لکھو چند سطر ون مین رقمسم
جتنی سطرین تم لکھو مین بہی لکہون	جا بجا بہی میزان دی میزان کہون
دس کی بہرتی کرکی لکھے جاتی ہین	تیس اپنی دلمین خود سمجھو نگا مین
جب چلی پہلی سطر کے ہندسی	خو بخود میزان ہی بہی ہو گئی

یہین بنی تو لکہنی مین حکمت کردیا

شخص سمجھو کی کرامت کا ان نیا

۱۳۴۲۶ یہ پہلی سطر ہے جو مین نے لکہا

۷۸۹۲۴ -

۹۷۶۵۳ -

۱۸۷۶۴ - یہ تین سطرین مین جو تمنی لکہا

۳۲۱۸۹ -

۱۳۴۵۷ -

۹۲۳۴۶ - یہ تین سطرین ہین جو مین نے پہر لکہا

مقرر کے میزان

۳۴۶۷۵۶

یعنی مین نے تین سطرین جو پہر لکہا تو یہ چالاکی کیا کہ ہر عدد کو اوپر کے عدد کو شریک کر کر دہش کے بہرتی کی عدد لکہتا گیا اور اپنی ذہن مین تیس ۳۰ تیس ۳۰ بنا لیا تو پہر میزان کی کیا حاجت رہی اوپر کی سطر کے عدد ملاتا گیا اور میزان لکہتا گیا باقی چہہ سطرون کے عددون کے شمار کرنے کی کچہ ضرورت نہی اور دوسرے نے سمجہا کہ کرامت کیا بغیر شمار کے میزان لکہا گیا دوسرا کوئی یہ ہوشیار بہی ہو اور

دس دس کی بھرتی کو لاک جان سے تو تم نو نو کے بھرتے
کرکے لکھو اور نو تین ستائیس بنا لو پھر کیا سمجھی گا۔

طریقہ اور گور پہاڑی کی میزان کا

جس پہاڑی کی غرض میزان ہے
اول و آخر کی جو ہون دو رقم
پانچ مین اک بار انکو ضرب دے

اوسکا گور دیکھو بہت آسان ہے
اون کو پہلی چاہئی کرنا بہم
حاصل ضرب اسکی بس میزان ہے

مثال ایک کی پہاڑیکی

عنعم	۱	عـعم
عـعم	۲	عـعا
عـعم	۳	سے عم
عـعم	۴	للو عـعم
عـعم	۵	عہ عـعم
عـعم	۶	سے عم
عـعم	۷	عو عم

مثال پانچ کی پہاڑیکی

عہ	۱	عہ
عہ	۲	ســ
عہ	۳	وســ
عہ	۴	ســ
عہ	۵	وســ
عہ	۶	ســ
عہ	۷	عســ

مہ ۰ ـــے مہ	مہ ۰ ـــے
مہ ۹ لہ مہ	مہ ۹ ـــے
مہ ۱۰ ـــے	مہ ۱۰ ـــے
ـــے میزان	میزان

دیکھو سے پہلے پہاڑیکی اول رقم ایک ہے اور آخری رقم
دس ہین دونو کو باہم ملائی تو گیارا ہوی گیارا کو پانچ مین ضرب
دی پچپن ہوے جو میزان ہی پہلی پہاڑے کے پہر غور کرو پانچ کے
پہاڑی کی اول رقم پانچ اور آخری رقم پچاس ہے دونو کو
باہم کئی تو پچپن ہوے پچپن کو پانچ مین ضرب دی دو سی پچہتر ہوے
بس یہی میزان ہے پانچ کے پہاڑی کی اسی گور سے
جس پہاڑی کی رقم کی میزان چاہو دو برابر ہوگی بلا دقت کے

گور سہ ٹیصدی سود لگانی کا

ہندسی سی اوس رقم کو لکھہ پار رو	اکے روپی سی جس رقم کا پوچھین سود

دو عدد سیدھی طرف سے کاٹ دے | بس وہی ہی سود بی سوچی لکھی
پھر وہ دو عددونکو جنکو کاٹی تھی | سولا پر آنی بنا کر ضرب دے
حاصل ضرب اسکی آئی کر لی غور | ان سی یہی دو کاٹ دی پہلی گھٹا

کٹ گئی پر جو رہین وہ آنے ہین
پائی تک اس کو رسے عاقل جانی ہین

مثال

۲۵۶۶۷(۷۵

یعنی پچیس لاک چھیاسٹ ہزار ساٹ سو پچھتر کا سود کسی نے پوچھا کہ سر یصد ایک روپی کی حساب سے کیا ہو تو دقت مت کرو

اوس رقم کی سیدھی طرف سی دو عدد کاٹ ڈو اور باقی ۴ رقمون کو سود کہدو جیسا کہ ۷۵ پچھتر کے دو عدد کاٹ ڈئی تو

۲۵۶۶۷ پچیس ہزار چھی سو سٹ روپی سود رہ گیا اور

رہی پچھتر کہ اسکو کاٹ دئی تھے سولا سے ضرب دی بارہ سو ۱۲۰۰ ہوتی پھر سیدھی طرف سے دو عدد کاٹ دے بارا

باقی رہ گئی اگر دو روپی سر یصید سود ہے تو مضاعف کر دو۔

گو رحساب کٹ متی کا

سو روپی ساہوسی لیتا ہی کوئی ۔۔۔ اسکو دس قسطونمین دیتا ہی کو سے
سو روپی پر قسط آخر کو برہاؤ ۔۔۔ قسطونکی نصفی مین اسکی ضرب لاؤ
حاصل ضرب اسکی جملہ ہی رقم ۔۔۔ سود کہدو ہو زیادہ یا کہ کم

ہم سر یصید کا تبائی ہین حساب

اسکی آگی فکر کیا ہے ای جناب

سمجہو کہ کسی شخص نے سو روپی کسی سے قرض لیا اور دس قسطون مین دس ماہوار تاریخ معینہ پر پہنچا دیا تم اوسکی کٹ متی کا حساب ایسا کرو کہ سو روپی اصل پر قسط آخر کے جو دس روپی ہین اضافہ کر کر اسکو دس قسط کی نصفی پانچ مین ضرب دو تو پانچ سو پچاس ہونگی بس اسکا سر یصید ایک روپے کی حساب سے جیسا کہ آگے اسکا گور بتایا گیا ہے لگا دو اور دو روپی سر یصیدی سود ہو تو مضاعف کر دو اور آٹھ آنی

سود ہو تو نصفی کردو یہہ بہت مشکل فرصت حساب ہے ہین بڑا گر
بتلایا ہون اسے حسابی متصدی دس بار لکھکر علیحدہ علیحدہ سود
لگاتے ہین اور بڑی دیر تک حساب کرکر ڈگڑی بناتے ہین تم آسانی
سے فوراً حساب کردوگی اور محنت سے بچوگے۔

مثال

یک سو دس ۱۱۰ کو پانچ ۵ مین ضرب دے۔

۵۵۰	پان سو پچاس ہوے دو عدد سیدہی طرف
۱۶	کاٹے پانچ روپے سود ہوا پیچہ بچا اس کو سوا این
آنے ۸۰۰	ضرب دیکر آٹھ سو آنے بناے اوسکے نقطے دو
	کاٹے آٹھ آنے ہوئے دیکہہ جملہ پانچ روپے ۵
	آٹھ آنے سود ہوا ۸

دوسری مثال

دوسرے شخص نے پندرا ۱۵ سو روپے لیا اور پچیس روپے
قسط تاریخ معینہ پر دیتا رہا تا آٹھ قسط مین ادائی کردیا تو تم پندرا سو

پچیس روپے آخری قسط کے اضافہ کر کر نا تھ سے کی نصفی
تین ۳ مین ضرب دو پینتالیس ۴۵ ہزار سات سو پچاس روپے
ہوئے سیدہی طرف سے دو عدد کاٹ ڈالے تو چار ۴۰۰ سو ستاون ۵۷
روپے سو دایک روپے سر صدی سے ہوا پہر پچاس ۵۰ کو سولا
مین ضرب دیے آٹھ سو آنے ہوے اسکے دو نقطے دے
آٹھ آنے ہوگیے جملہ چار ۴ سو ستاون آٹھ آنے سود ہوا اسی
اسے دوسرے حساب کرنے والے دو تختے کاغذ کالے کر کر
ساٹھ بار سود لگا کر میزان اور حساب کرینگے ۱۵۲۵ پندرا سو
پچیس کو پانچ ۵ مین ضرب دے ۴۵۷۵۰ پینتالیس ہزار سات سو
پچاس ہوئے دو عدد کاٹے پر چار سو ستاون سود رہ گیا
۱۶ پہر پچاس کو سولا مین ضرب دے آٹھ سو آنے ہوا اسکے دو نقطے
۸۰۰ کاٹ ڈالے آٹھ آنے ہوے۔

ایک نکتہ یہہ سمجھنے کا ہے کہ اگر کسی نے سو روپے نہین پانچ کم سو روپے
ہی لیا تو آخری دسوین قسط پانچ روپے ہوگی تو پانچ روپے ہی آخری

قسط کے اضافہ کرنا اسی واسطے ہم ہر جاے آخری قسط کہتے ہین۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اگر دو دو مہینے کو قسط دیا تو تم فکر مت کرو اسی طریقے سے سود کا حساب لکھو جو رقم ہووے مضاعف کرو برابر بلا تفاوت حساب ہوگا اور پندرادن کو قسط دیا ہو تو تم اسی طریقے سے ضرب دیکر جو رقم ٹھہری نصفی کردو۔

گراٰنون کے روپے بنانی کا

سب جتنے آنون کے کوئی پوچھے روپے ایک عدد سیدہی طرف سے کاٹ دے

جو رہے باقی اوسے نصفی کرو اور وہ نصفی کو سواسے کرکھو

مثال

جملہ آنے ۲۰۰۰ دو ہزار آنے ہین اسکے روپے کتنے ہوتے ہین سکو پوچھا

نقطہ بعد قطع ۲۰۰ تم سیدہی طرف سے ایک نقطہ کاٹ ڈالو اور نصفی کردو۔

نصفی ۱۰۰ جب دوسو کے سو رہے اوسکو سواسے کر ڈالو سوا سو

یہ دو ہزار آنون کے ۱۲۵ روپے ہوتے بس اِس گر سے جتنے ہزار آنون کے چاہو روپے بنالو

دوسرا گر آنون سے روپے بنانے کا

جو بہت ہی آسان ہے

کوئی آنون کے روپے پوچھے جو بہت بے شمار ہون تو انہین آنون کو لکھہ کر نصف کر دو جب چار بار

مثال

ستر ہزار آنے ہین

۱ نصفی اول

۲ نصفی دویم

۳ نصفی سیوم

۴ نصفی چہارم جو روپے ہین ستر ہزار آنون کے

غور کرو جب سولا کے نصفی آٹھہ اور آٹھہ کے نصفی چار اور چار کے
نصفی دو اور دو کا نصف ایک روپیہ ہو گیا چوتھے درجے مین تو تم لاکھ
آنے کے نصفی پچاس ہزار اور اسکے نصفی پچیس ہزار اور
اوسکے نصفی ساڑے بارا ہزار اور اسکے نصفی سوا چھے ہزار روپے
کیون نہین لکھہ دیتے کہ چوتھے بار مین نصف کرنے سے روپے ہو جاتے ہین

کیون وقت کرتے ہو۔

گر روپیون سے آنے بنانے کا

اگر کہین آنے بتاؤ ہین روپے تیرہزار بس وہی آنون کو لکھہ اور کر مضاعف چار بار

[illegible] ہزار روپے جنکے آنے مطلوب ہین۔

۱ [illegible] مضاعف اول

۲ [illegible] ہزار مضاعف دوم

۳ [illegible] لک مضاعف سوم

۴ [illegible] لک مضاعف چارم آٹھہ ہزار دو لک آنے ہوئے جو مطلوب ہین۔

گر سال کے واجب لگانے کا

اگر ہر روز اک شے ہو اک تار تو نو من ہی برس کو بیشک اے یار

اگر ہو ڈیڑ سیر اے جان وہ شے تو نو ڈیڑھے کا ساڑھے تیرا من ہے

وہ ہو دو سیر گر ہر روز اے جان تو نو دونے اٹھارا من ہی اے جان

اگر دس سیر ہے ہر روز دیکھو تو دہی نو دمن سے برس کو

چھٹانک آدھے اگر ہر روز کیا دے برس کو ساڑھے بائیس اسکی لکھہ سیر

زبانی یاد رکھلو شعر دو چار
عبث لکھ لکھ کے کیوں ہوتے ہو بیزار

غور کرو اور سمجھو کہ جب ایک آثار یومیہ ہے اور برس کو نو من ہوتا ہے
تو نو من ہی کر بنا لو اور جو یومیہ ہو اوسی حساب سے لکھدو۔

مثال

اگر ۵ آثار یا پانچ سیر یومیہ ہے تو تو پہنچے پینتالیس ۴۵ والے من
ہوے لکھدو۔

گر ایک مہینے کے واجب کا

من کے اسے یا سیر ہیں چالیس ۴۰ — اور مہینے کے ہوتے ہیں دن تیس ۳۰
سیر ہر روز ہی اگر اک ہے — تو مہینے کو پون من وہ ہے
بار آثار روز ہے روغن — بار پونے کے جان لے تو من
چو آثار یومیہ ہے گر دہان — چو دا پونے کے ساڑھے دس من …
تیس دن کا یہ گر بتاتا ہوں — واجب اسطور سے سکھاتا ہوں
گر مہینا ہے کوئی اونتیسا — فکر کیا ایک دن کا کر …